خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 27 فروری 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دنیا میں تمام انبیاء توحید کا پیغام لیکر آئے اور اس کی اپنی قوم کو تعلیم دی لیکن بد قسمتی سے ان کے ماننے والوں نے اس تعلیم کو چھوڑ دیا، آپ ﷺ بھی یہی توحید کا پیغام لیکر دنیا میں آئے، لیکن جو مقام آپ ﷺ کو اس بارے میں حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں، آپ ﷺ نے جس چیز کی بھی تعلیم دی ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی حکمت اور دلائل بھی بیان کئے۔ آپ ﷺ پر جو تعلیم اُتاری گئی وہ جامع تھی۔ اس کو ماننے والا کیسے منکر ہو سکتا تھا، اور پھر آپ ﷺ نے بھی اس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے بہترین اسوہ قائم کیا اور اپنی قوم کو ہمیشہ شرک سے منع فرمایا، اور توحید کے قیام کی کوشش کی۔ عبادت کے جو اسلوب آپ ﷺ کو سکھائے گئے کسی دوسرے مذہب میں اس کا کوئی تھوڑا سا حصہ بھی نظر نہیں آتا۔ آپ ﷺ کو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا، اور یہی ہر مسلمان کا فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں متعدد مرتبہ اپنی توحید کا ذکر کیا ہے، سورۃ اخلاص میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ

تو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور اس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے شرک کا رد فرمایا، اور آپ ﷺ کو اس کا اعلان کرنے کا حکم دیا۔ پس آپ ﷺ کے ماننے والوں کو بھی اس توحید کا اعلان کرنا چاہیے، یہ اعلان ہر مذہب کی بگڑی ہوئی تعلیم کا رد کرتا ہے، اور یہی اعلان ہے جس سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے، جیسا کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کو حاصل ہوا۔

توحید سے محبت آپ ﷺ کے رگ وریشہ میں تھی، اور نبوت سے قبل بچپن سے ہی یہ آپ ﷺ کے دل میں رکھ دی گئی تھی، آپ ﷺ بتوں سے دور رہے اور مشرکانہ رسوم میں شامل نہ ہوتے، بچپن میں اپنے چچا ساتھ شام کے سفر پر تھے تو ایک عیسائی راہب سے ملاقات کے دوران آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے لات اور عزیٰ کے متعلق نہ پوچھو مجھے ان سے زیادہ کسی چیز سے نفرت نہیں۔

شروع سے ہی آپ ﷺ کے دل میں خدا کی محبت تھی، اور بت پرستوں پر افسوس کیا کرتے تھے، اور دور غار حرا میں جا کر ایک خدائے واحد کی عبادت کیا کرتے تھے، وحی الٰہی کے حصول کے بعد لوگوں کو بھی خدائے واحد کی طرف بلانا شروع کر دیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے۔ اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے ان سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصے میں پائی نہیں جاتی۔ یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہوئی۔“

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”الٰہی تیرا ہزار ہزار شکر کہ تو نے ہم کو اپنی پہچان کا آپ راہ بتایا اور اپنی پاک کتابوں کو نازل کر کے فکر اور عقل کی غلطیوں اور خطاؤں سے بچایا اور درود اور سلام حضرت سید الرسل محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل واصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالم گم گشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا۔ وہ مربی اور نفع رساں کہ جو بھولی ہوئی خلقت کو پھر راہ راست پر لایا۔ وہ محسن اور صاحب احسان کہ جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کی بلا سے چھڑایا۔ وہ نور اور نور افشاں کہ جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا۔“(براہین احمدیہ حصہ اوّل، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 17)

آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کے ماننے والوں کا یہ کام ہے کہ توحید کے مضمون کو سمجھیں اور اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کریں، رمضان عبادت کا خاص مہینہ ہے اس میں اس کی خاص کوشش ہونی چاہیے، اگر آنحضرت ﷺ سے محبت کا دعویٰ ہے تو پھر اس کیلئے خاص کوشش کرنا ہوگی۔ آپ ﷺ نے توحید کے قیام کی خاص کوشش کی، خدا کے حکم سے پہلے اپنے خاندان کے لوگوں کو توحید کی تعلیم دینے کیلئے بلایا، کفار نے استہزاء سے کام لیا اور قتل کی کوششیں بھی کرنے لگے، لیکن آپ ﷺ باز نہ آئے اور خدائے واحد کی تعلیم پھیلانے کی کوشش کرتے رہے۔ کفار نے مسلمانوں پر شدید مظالم ڈھائے، آپ ﷺ کو لالچ بھی دیا نہ ماننے پر ڈرانے دھمکانے کی بھی کوشش کی لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ توحید کا قیام ہی تو میری زندگی کا مقصد ہے۔ توحید کے قیام کیلئے آپ ﷺ نے کفار کے ہر قسم کے ظلم وستم کو برداشت کیا۔ ان میں یہ برائیاں توحید سے دوری ہی کے باعث تھیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کا قرب پانے کا طریق یہی ہے کہ ہر حقدار کو اس کا حق دو، مال دیا ہے تو ضرور تمندوں کی مدد کرو، عورتوں کی عزت کرو ان کے حق ادا کرو، یتیموں کی خبر گیری کرد، بیواؤں کا سہارا بنو، نیکی اور تقویٰ کو قائم کرو، صرف انصاف نہیں بلکہ رحم اور احسان کرو، اچھے نمونے قائم کرو، قربانی اور ایثار سے کام لو۔ یہ وہ نشانیاں ہیں جو حقیقی توحید پر قائم ہونے والے کیلئے ہیں۔

اب ہم ماننے والوں کا یہ کام ہے کہ ہم اس حقیقی توحید کے پیغام کو لوگوں تک پہنچائیں اور ساتھ اپنی اخلاقی حالتوں میں بھی ایک واضح تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں تبھی ہم حقیقی توحید کے ماننے والے اور خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والے بن سکتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّہْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞